خادم الحرمین الشریفین شاہ فہدؒ بن عبدالعزیزؒ کی رحلت

سعودی عوام اور عالم اسلام کیلئے حادثہ فاجعہ

مہتمم دارالعلوم مولانا سمیع الحق کی نماز جنازہ میں شمولیت' اور نئے حکمرانوں سے تعزیت

یکم اگست 2005ء کو سعودی عرب کے بادشاہ شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ طویل علالت کے بعد دائمی شہنشہ کائنات کے حضور پہنچ گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون

بادشاہوں کے بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور — جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ کے بچھڑنے سے عالم اسلام اور سعودی عرب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ کی شخصیت اور آپ کے عظیم کارنامے کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ آپ نے زمامِ اقتدار ایسے وقت میں سنبھالا جب امت مسلمہ پر مشکلات اور آلام کا دور دورہ تھا۔ عالمی استعمار سوویت یونین افغانستان پر قابض ہو چکا تھا۔ لاکھوں افغان مہاجرین در بدر پھر رہے تھے۔ ایران عراق جنگ زوروں پر تھی' سعودی عرب اور پاکستانی معیشت زبوں حال تھی۔ آپ نے آتے ہی بیک وقت کئی محاذوں کو سنبھال لیا۔ اور سعودی عرب کی بگڑتی معیشت کو سہارا دیا اور تعمیر وترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اس کے صحراؤں کو نخلستان میں بدل دیا اور عالم اسلام کی گرتی ہوئی سیاسی ومعاشی ساکھ کو بحال کیا۔ سوویت یونین کے خلاف جہاد میں آپ نے سب سے زیادہ مالی امداد و وسائل فراہم کئے۔ اور لاکھوں افغان مہاجرین کو آپ نے بہت زیادہ سہارا دیا۔ پھر بعد میں آپ نے تمام افغان مجاہدین کے اتحاد کے لئے بھی سرتوڑ کوششیں کی اور انہیں حرمین میں ایک معاہدہ پر دستخط کرنے پر راضی کرلیا۔ یہ معاہدہ پہلی افغان اسلامی حکومت کی بنیاد بنا۔ اس کے علاوہ آپ پاکستان کے بہت ہی مشفق اور ہمدرد خیر خواہ اور دوست بھی تھے۔ آپ نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں بھی دل کھول کر فنڈ مہیا کئے' پھر دھماکوں کے بعد کئی سال تک پاکستان کو آپ نے مفت پیٹرول بھی فراہم کیا۔ اس کے علاوہ بھی پاکستانی معیشت کو آپ نے بھرپور سہارا دیا۔ شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے پوری دنیا میں اسلامی مراکز اور مساجد کی تعمیر کا جال بچھایا۔ شاہ فہد کا سب سے بڑا روشن کارنامہ جو صبح قیامت تک صفحہ دہر پر چمکتا رہے گا وہ حرمین الشریفین کی تاریخی جدید توسیع ہے۔ حرم مکی میں آپ نے 35 لاکھ مربع فٹ جدید تعمیر وتوسیع کی۔ جس میں دس لاکھ افراد بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں۔ پھر مدینہ منورہ کی مسجدِ نبوی کی جدید تعمیر وتوسیع آپ نے جس ذوق وشوق کے ساتھ کی وہ آپ کے عشقِ رسولؐ کے ساتھ محبت کی واضح مثال ہے۔ چودہ سو سال میں کسی بھی مسلم حکمران نے مسجد نبویؐ کی اس قدر شایان شان خدمت وتعمیر ترقی میں حصہ نہیں لیا جتنا کہ شاہ فہد مرحوم نے لیا۔ مسجد نبویؐ میں آپ نے 18 لاکھ مربع فٹ توسیع کی۔ اور مسجد کو اس قدر خوبصورت' حسین اور جاذب نظر بنا دیا کہ یہ دنیا کی سب سے خوبصورت عظیم

الشان عجوبہ روزگار تعمیرات میں شمار ہونے لگی۔ آپ نے اس کے نقشے اپنی نگرانی میں مکمل کئے۔ مسلسل سرپرستی اور بار باراس کا جائزہ لینا آپ کا مشن تھا۔ اسی طرح عازمین حجاج کی سہولیات اور مہمان نوازی کے لئے بھی آپ نے تاریخی اقدامات کئے۔ تیس سال قبل کے حج اور آج کے حج میں زمین وآسمان کا فرق آپ کے اقدامات کی وجہ سے ہے۔ تمام حجاج کو قرآن پاک کا ہدیہ دینا پھر رمضان اور حج میں لاکھوں افراد کو آپ اپنی ذاتی جیب سے کھانے پینے کی اشیاء بھی ہر سال فراہم کرتے رہتے۔ یہ بھی آپ کا بہت بڑا صدقہ تھا۔ اس کے علاوہ وسط ایشیاء کی آزاد مسلم ریاستوں کو آپ نے لاکھوں قرآن ہدیہ کے طور پر بھیجے۔ جہادِ افغانستان کے بعد تحریک طالبان کی بھی آپ نے بھرپور مدد کی۔ اور آپ نے طالبان کی اسلامی حکومت کو تسلیم بھی کیا۔ ایران عراق جنگ کی آگ بجھانے کیلئے آپ نے آخر میں بڑی کوششیں کیں۔ کویت کی آزادی کیلئے بھی آپ نے بڑے اقدامات کئے اگر چہ بعد میں امریکی اور مغربی افواج کے مستقل قیام سے آپکی مقبولیت میں کمی آئی اور اس مسئلے پر آپ سے مسلمانوں اور امت مسلمہ کا اختلاف بھی رہا۔ لیکن حقیقت میں آپ بے بس تھے۔ یہ آپ کے دورِ اقتدار کی ایک بڑی غلطی تھی۔ لیکن واقعات اور حالات کے جبر نے ایسا کرنے پر آپ کو مجبور رکھا۔ اسکے علاوہ امت مسلمہ آپ کے احسانات اور آپ کے اقدامات کی ہمیشہ کیلئے معترف رہے گی۔ حضرت والد ماجد اکثر اپنے اہل وعیال کیساتھ حج یا عمرہ کیلئے تشریف لے جاتے اور سفارتخانہ کو پتہ چل جاتا تو از خود شاہی مہمان اور رائل پروٹوکول سے شاہ کی حکومت پذیرائی فرماتی۔ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور انکے مختصر وفد کیساتھ نماز جنازہ میں شمولیت کے لئے والد ماجد مدظلہ بھی ریاض گئے۔ اور نماز جنازہ میں شرکت کی اور انکے جانشین ملک عبداللہ بن عبدالعزیزؒ اور ولی عہد سلطان بن عبدالعزیزؒ سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ تعزیت کی۔ (اس سفر کی رفاقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے والد ماجد مدظلہ نے جہاز میں سوا دو گھنٹے تک صدر پاکستان کی خواہش پر ان سے پاکستان، عالم اسلام، دینی مدارس، جہاد اور دہشتگردی کے موضوعات پر دوٹوک باتیں کیں۔ اس ون ٹو ون ملاقات میں دونوں نے کھل کر اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کیا اور صدر مملکت کے سامنے بہت سے ایسے گوشے بے نقاب کئے گئے جو ان کیلئے مبہم تھے اور جسکے مثبت اثرات بعد میں محسوس کئے گئے) نئے سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیزؒ سے بھی سعودی عوام اور عالم اسلام کو بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ ان کو بھی اقتدار بہت ہی حساس اور مشکل حالات میں ملا ہے۔ انکی ہردلعزیز شخصیت، صلاحیتیں اور سیاسی پس منظر عالم اسلام کیلئے باعث خیر ہے اور خصوصاً پاکستان کیلئے آپکی محبت کسی سے مخفی نہیں۔ آپ پاکستانی قوم کے بے لوث دوست ہیں۔ انشاء اللہ آپ کی قیادت میں سعودی عوام مزید ترقی کرینگے اور امت مسلمہ جو دلدل میں پھنسی ہوئی ہے اسکو نکالنے میں بھی آپ قائدانہ کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آخر میں ہم خداوند کریم سے فہدؒ بن عبدالعزیزؒ کی مغفرت کیلئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ خادم الحرمین کو حرمین کی خدمت کے صلہ میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ (امین)